نقد وتبصرہ

نام کتاب : اصول الکرخی
مصنف : امام عبیداللہ بن الحسین الکرخی
مترجم : عبدالرحیم اشرف بلوچ
ناشر : ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد
قیمت : پانچ روپے

قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر مخفی نہیں کہ اللہ تعالی نے اس میں بار بار انسان کو فکر و تدبر کی دعوت دی ہے اور عقل و خرد کی جو گراں بہا نعمت انسان کو بخشی گئی ہے اس سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کا بتاکید حکم دیا گیا ہے ۔ جہاں کبریائی اور وحدانیت کے اثبات میں تکوینی دلائل کا بکثرت ذکر کیا گیا ہے وہاں یہ جملے بھی بار بار دہرائے گئے ہیں ، ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون (۱۳= ۳) ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون (۱۳= ۴) ان فی ذلک لآیةً لقوم یسمعون ۔ (۱۶ = ٦۵) ۔

جو لوگ عقل و خرد سے کام نہیں لیتے اور آنکھیں بند کئے ایک ڈگر پر رواں دواں رہتے ہیں ان کے متعلق فرمایا ، ان ھم کالانعام بل ھم اضل سبیلا (۲۵ = ۴۴) کہ وہ ڈنگروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گم کردہ راہ ہیں ۔

قرآن کریم میں اس مضمون کے بتکرار اعادہ سے مقصد یہ ہے کہ خاتم الانبیاء سید الرسل صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی امت کی ایسی ذہنی تربیت کی جائے کہ وہ عقل و خرد کی آنکھ کو کھلا رکھے اور غور و تدبر کو اپنا شعار بنائے اور معلوم سے غیر معلوم کے عرفان تک رسائی حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہے ۔

اسی قرآنی تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اور پھر ان کی تربیت سے فیض یافتہ تابعین اور تبع تابعین نے دین کو سمجھنے کے لئے اور شریعت کے احکام کی غرض و غایت تک رسائی حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے

استعمال کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور متعدد فقہی جزئیات میں غور و فکر اور استقراء کر کے ایسے قواعد کلیہ مستنبط کئے جنکی روشنی میں قیامت تک آنے والے جدید مسائل کا حل دریافت کیا جا سکتا ھے اور یہی خصوصیت اس شریعت کے تا ابد باقی رھنے کی ضامن ھےٗ امام ابو الحسن عبیداللہ بن حسین الحنفی الکرخی قدس سرہ (متوفی ۳۴۰ ھ) محققین فقہاء کے سرخیل ھیں انھوں نے اپنے ایک مختصر سے رسالے میں جو چودہ پندرہ صفحات پر مشتمل ھے فقہ اسلامی کے ایسے کلیات درج کر دیئے ھیں جن کی اساس پر فقہ اسلامی کا قصر رفیع قائم ھوا ھے ۔ ان اصولوں کی تعداد صرف انتالیس (۳۹) ھے ۔ عام لوگوں کے لئے ان سے کماحقہ استفادہ ممکن نہ ہوتا اگر امام نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد بن احمد النسفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۳۷ ھ) فقہی مثالوں سے انکی وضاحت نہ فرما دیتے ، اس رسالہ میں مندرج تمام اصولوں کو زیر بحث لانا ضروری نہیں ۔ ھر طالب علم اس مختصر کتاب کے مطالعہ کے لئے تھوڑا سا وقت بآسانی نکال سکتا ھے اور بذات خود ان اصولوں میں سموئے ہوئے اسرار و معارف پر آگاھی حاصل کر سکتا ھے ، یہاں صرف چند مثالوں کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ھے ۔

اصل نمبر ۱۳ ۔ یہ ھے کہ جس نے کسی چیز کا التزام کیا اور اس چیز کے نفاذ کے لئے کوئی شرط بھی ھے تو جو چیز دوسرے کے اثر کرنے کے لئے شرط ھے وہ حکم کے اعتبار سے سابق ھے اور دوسرا لاحق ھو گا اور سابق کا پایا جانا لاحق کی درستی اور جواز کے لئے لازمی ھو گا ۔ مثال ، علامہ نسفی فرماتے ھیں جیسے کوئی شخص نماز کا اہتمام کرے تو اس پر نماز کی ادائیگی سے قبل طہارت کا اہتمام لازم ھو گا کیونکہ طہارت نماز کے لئے شرط ھے ۔

اصل نمبر ۱۵ ، یہ ھے کہ وہ فساد جو اصل عقد (معاملہ) میں واقع ھو اور وہ فساد جو عقد کے متعلقات میں سے کسی ایک میں واقع ھو ان دونوں میں فرق کیا جائے گا ۔

علامہ نسفی نے یہ مثال دیکر اسکی تشریح کی ھے ۔

جب کوئی شخص کسی غلام کو فروخت کر دے ایک ہزار درھم اور

ایک رطل شراب کے عوض تو بیع فاسد ہو جائے گی پھر انہوں نے خمر کو عوض سے نکال بھی دیا تو بیع جائز نہ ہو گی کیونکہ فساد اصل عقد میں واقع ہوا ہے اور اگر اس نے فروخت کیا تو ایک غلام کو ایک ہزار درہم فصل کی کٹائی کے وقت مؤجل (ادھار) پر تو بیع فاسد ہو جائے گی کیونکہ اجل (مدت ادائی) نامعلوم ہے پھر اگر انہوں نے کٹائی کا وقت آنے سے قبل ہی اجل کی شرط کو نکال دیا تو عقد جائز ہو جائے گا کیونکہ (ادائی کے وقت کی تعیین) بیع کے متعلقات میں سے ہے ۔

ایسے قواعد کلیہ کے مطالعہ سے ایک طالب علم کے لئے جزئیات کا استخراج سہل اور آسان ہو جاتا ہے اگرچہ امام کرخی کو اس میدان میں سبقت کا شرف حاصل ہے لیکن بعد میں آنے والے علماء نے بھی انکی اقتداء میں ایسے اصولوں کے استنباط اور ان کو مرتب کرنے میں بڑی جانکاہی سے کوششیں کی ہیں ۔ اکثر فقہاء کرام نے اپنی تصانیف میں ان قواعد کلیہ کی طرف جابجا اشارے کئے ہیں ۔ اس وقت جو کتب میرے پیش نظر ہیں ان میں علامہ زین الدین ابن نجم الحنفی کی کتاب ، " الاشباہ والنظائر ، " نجیم
سر فہرست ہے ۔ انہوں نے اپنی کتاب کو سات فنون میں تقسیم کیا ہے ۔ فن اول جو تقریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے ان قواعد کلیہ کیلئے مخصوص ہے ، ہر قاعدہ کے بعد اس سے مستنبط ہونے والی تفریعات اور مستثنیات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے ، جس کے مطالعہ سے ان بنیادی اصولوں کی پختگی اور جامعیت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے جن پر اسلام کا فقہی نظام استوار کیا گیا ہے اور جس میں ہر زمانے کے چیلنج کا جواب دینے کی صلاحیت ہے۔ فقہ اسلامی کے ہر طالب علم سے میری درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ ابن نجیم کی الاشباہ والنظائر کے فن اول کا ضرور مطالعہ کرے ۔ ان سے پہلے امام جلال الدین سیوطی (متوفی ٩١١ ھ) نے بھی الاشباہ والنظائر کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی جس میں فقہ شافعی کی فروعات کی تشریح کی ۔ لیکن ان سب سے زیادہ جامع اور مہتم بالشان کام وہ ہے جو المجلہ کی مجلس مدونین نے سر انجام دیا ۔ انہوں نے ابتداء میں سو (١٠٠) فقہی قواعد درج کئے ہیں جو

فقــه کی مستند کتب مـیں لکھے ہوئے تھے اس کے بعد انھوں نے ان فقہی ابـواب کـو جن کا تعـلق معـامـلات سے ہے دفعـات کی شکل میں مـرتب کـر دیا تاکـہ قضاۃ کـو کسی مقـدمہ کا فیصلہ کرتے وقت ان سے استفادہ کرنے میں آسـانی ھـو

ادارہ تحقیقات اسـلامی ھـدیـہ تـبرک کا مستحق ہے کہ اس نے امت مسلمہ کی عـلمی ثروت جـو بے التفاتی کی نظـر ھـو چکی تھی اور اس سے استفادہ کی صورت مفقـود تھی اسـکو اردو کا لباس پہنا کر عـلم فقہ کے شائقین کے لئے شائع کر دیا ۔ اگر اس ترجمہ کے ساتھ اصل کتاب کا عـربی مـتن بھی شائع کر دیا جـاتا تو اس کی افـادیت بہت بڑھ جاتی ۔ امام موصوف کا یہ علمی کارنامـہ جو عرصہ دراز سے طاق نسیاں کی زینت بنـا ھـوا ہے زیور طبـع سے آراستہ ہونے کے بعـد محفوظ بھی ھـو جاتا اور ہر صاحب علم اس سے براہ راست استفادہ بھی کر سکتا ۔

عبدالرحیم اشرف صاحب بلوچ نے بڑی محنت سے اس کتاب کو اردو میں منتقل کیا ہے اگرچہ بعـض مقامات پر اصلاح کی کافی گنجـائش محسـوس ھـوتی۔ہے اللہ تعالی اس ادارہ کو ان توقعات پر پورا اترنے کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے جو قوم نے اس سے وابستہ کر رکھی ھیں ۔

محمد کرم شاہ

★ ★ ★ ★